

## 176799 - چھوٹی بچی کی بلوغت سے پہلے شادی کرنے کی شرعی محنت

سوال

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ غیر بالغ بچی کی شادی کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ مجھے بتنا علم ہے اس کے مطابق سورہ طلاق کی آیت نمبر 4 میں یہ ہے کہ جو لوگ ابھی بالغ نہیں ہوتی تو اس سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن یہاں ویب سائٹ پر پڑھا ہے کہ چھوٹی بچی سے جماعت کرنا اسی وقت جائز ہو گا جب یہ بچی بالغ ہو جائے گی، لیکن مجھے اس قسم کی شادی کا کوئی سبب یا فائدہ نہیں ملا، اس لیے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایسی شادی کا کیا فائدہ ہے؟ میرا یہ غالب گمان ہے کہ یقیناً اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی لازمی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہو گی، لیکن میں ابھی تک اس حکمت تک رسائی نہیں پاس کا کہ وہ کون سا سبب ہے جس کی بنا پر آدمی اتنی چھوٹی بچی سے شادی کر سکتا ہے جسے اپنا خاوند اختیار کرنے کا حق ہی نہیں ہے، اس لیے آں جناب سے گزارش ہے کہ ایسی شادی کے اسباب ضرور بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

اول :

جمسوراہل علم بلوغت سے قبل چھوٹی بچی کی ساتھ نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں، اس بارے میں بہت سے علمائے کرام نے اجماع بھی نقل کیا ہے، اور اس اجماع کی مخالفت میں صرف ابن شہر مہ اور عثمان البی رحمہما اللہ کی رائے ہے، جسموراہل دلیل فرمائی باری تعالیٰ ہے:

**[وَاللَّهِيْنَ مِنْ الْجِنِّيْنِ مِنْ نَسَاءِكُمْ إِنْ ازْتَبَثْمَ فَيَدْعُشُنَ هَلَّا هُنَّ أَفْنَيْرِ وَاللَّهِ لَمْ يَحْضُنْ]**

ترجمہ: تمہاری بیویوں میں سے جو حیض سے ما یوس ہو چکی ہیں اور تمہیں ان کی عدت کے بارے میں تردد ہے، ان کی عدت تین ماہ ہے اور جنہیں ابھی تک حیض آیا ہی نہیں۔ [الطلاق: 4]

یہ آیت اس طرح دلیل بنتی ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے یہاں پر حیض آنے سے قبل طلاق پانے والی بچی کی عدت ذکر کی ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بالغ نہیں ہے، اور اس وقت تک طلاق یا فسخ نکاح نہیں ہوتا جب تک عقد نکاح درست نہ ہو۔

جسموراہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر بیوی بالغ ہو جائے تو اسے [خاوند کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا] کوئی اختیار نہیں دیا جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے 7 سال کی عمر میں شادی کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بالغ ہونے پر کوئی اختیار نہیں دیا۔

دوم :

یہاں کچھ باتوں کو ذہن نشین رکھنا چاہیے:

1- چھوٹی بچی کامبچن میں نکاح کرنے کا اختیار صرف والد کو ہے، کسی اور کویہ اختیار حاصل نہیں ہے، یہی جسموراہل علم کا موقف ہے، اور یہی درست ہے، لہذا دادا کویہ اختیار دینے والوں کا موقف درست نہیں ہے، اسی طرح ان کا موقف بھی درست نہیں ہے جو والد کے علاوہ دیگر اولیاء کو بچن میں شادی کرنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن لوگ کو بالغ ہونے پر اختیار کے بھی قائل ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"والد کے سوا کوئی بھی کسی پچھپن میں نہیں کر سکتا چاہے بچی کنواری ہو یا بچپن میں ہی بیوہ ہونے والی کوئی لڑکی، اسی طرح چاہے اس کی اجازت اس میں شامل ہو یا نہ ہو، اسی طرح ان دونوں [کنواری یا بیوہ پچی] میں سے کسی ایک کانکاح کر دیا جائے اور پھر بالغ ہونے کی صورت میں اختیار دینا بھی غلط ہے چنانچہ اگر کسی پچی کانکاح باپ کے علاوہ کسی اور نے کر دیا تو نکاح فتح ہوگا، ایسے نکاح کی وجہ سے بننے والے میان یوی ایک دوسرا کے وارث نہیں گے، اور نہ سی طلاق واقع ہوگی، بلکہ اس نکاح کا حکم تمام امور میں فاسد نکاح والا ہوگا، لہذا طلاق، وراثت کچھ بھی اس پر لا گو نہیں ہوگا" انتہی

"الآم" (18/5)

اور اگر قیم پچی 9 سال کی ہو جائے تو پچی کی اجازت سے اس کی شادی کرنا جائز ہے، لیکن بالغ ہونے پر اسے اختیار نہیں دیا جائے گا، نیز 9 سال سے قبل اس کی شادی کرنا بھی درست نہیں ہوگا، امام احمد کے مذہب کے مطابق یہ مشور ہے اور اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے۔

2- یہ شادی بچی کے مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے کی جائے پچی کے باپ یا کسی اور کے مفاد کو سامنے مت رکھا جائے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"معتبر مفاد کے بغیر یہی شادی کی صورت میں نکاح سرے سے ہو گا ہی نہیں، اس لیے حاکم کلیتے جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے کہ چھوٹی بچی اور اس کے خاوند میں جدائی ڈلوائے، جب تک بالغ ہونے کے بعد اس کی رضامندی ثابت نہیں ہوتی تو کم سن پچی جب چاہے بھاگنے کا حق رکھتی ہے، چاہے بالغ ہو یا نہ ہو" انتہی  
"وبِ الْغَامِ عَلَى شَفَاءِ الْأَوَامِ" (33/2)

3- چھوٹی بچی کی ساتھ نکاح کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ خاوند کیسا تھا اس کی رخصتی بھی کر دی جائے، لہذا رخصتی اسی وقت ہوگی جب جماع کے قابل ہو جائے۔

4- بلوغت کیسا تھا جماع کا کوئی تعلق نہیں ہے، جس وقت بھی بچی جماع کے قابل ہو جائے گی تو خاوند اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

اس لیے اگر کم سن پچی کے والد کے علاوہ کوئی اور مثلاً بچپا، دادا، یا بھائی نکاح کر دے تو یہ نکاح درست نہیں ہوگا، اور اگر یہ شادی باپ یا خاوند پچی کے علاوہ کسی اور کے مفاد کی خاطر کی گئی ہوتی ہے اسی شادی درست نہیں ہوگی، اسی طرح جماع کے قابل ہونے سے پہلے پچی کو خاوند کیسا تھا رخصت نہیں کیا جائے گا، نیز اس کیلئے بچی کا بالغ ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ اتنا بھی کافی ہے کہ بچی ہمستری کے قابل ہو۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (22442)، (44990) اور (127176) کا مطالعہ کریں۔

سوم :

ہر مسلمان یہ بات ذہن نشین کر لے کہ شریعت الہی کے تمام احکامات حکمت سے بھر پوریں، شریعت میں افراد اور معاشرے سب کی بھرتی کا سامان ہے، اسی طرح باپ اگر اپنی بچی کا نکاح جلدی کر دیتا ہے تو اس میں تمام ترمظادات بچی کے ہوتے ہیں کسی اور کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

شیخ عبداللہ بن عبد العزیز الجبیرین حفظہ اللہ کستے ہیں :

"یہ بات واضح ہے کہ ہم پلہ رشتہ ملنا مشکل ہے، اور ایسا ممکن ہے کہ بسا اوقات چھوٹی بچی کی شادی کرنا وقت کا تقاضا ہو، مثال کے طور پر کسی جگہ یا وقت میں فتوؤں کی بھرمار ہو، یا بچی کا والد بالکل ہی غریب ہو، یا کافی کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، یا کسی بھی وجہ سے اپنے خاندان کی کفالت کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو ایسی صورت میں چھوٹی بچی کو ایک ایسے محافظتی ضرورت ہوتی۔"

بے جو اس کی حفاظت کیسا تھا اس کے اخراجات بھی برداشت کرے، چنانچہ ایسی صورت حال میں چھوٹی بچی کو ایسے شخص کے اختیار میں دے دیا جائے جو اس کا بھرپور خیال رکھنے والا ہو اور وہ والد ہی ہو سکتا ہے، اس لیے والد اپنی چھوٹی بچی کی شادی ایسے شخص سے کر سکتا ہے جس کے ساتھ بچی کا روشن مستقبل نہیں ہو، چنانچہ والد مناسب رشتہ ملنے کے موقع کو ضائع مت کرے کیونکہ اچارشته ہر وقت نہیں ملتا، اور عام طور پر بچپن میں شادی کرنا بچی کے حال اور مستقبل سیست دین و دنیا میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے "انتہی ماخوذاز: تحقیقی مقالہ: "ولایہ تزویج اصغریۃ" نشر کردہ: "محلہ المحدث الاسلامیہ" (256/33)

شیخ محترم نے ان مصلحتوں کو ذکر کرنے کے بعد یہ بھی کہا ہے کہ :

"اس لیے والد کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داری اچھے انداز میں بجا آئے، اپنی چھوٹی بچی کی شادی کرتے وقت بچی کے مفادات سامنے رکھے، تاکہ اس سے مزید فوائد حاصل ہوں۔"

فوائد کے بعد، باپ کی جانب سے چھوٹی بچی کی شادی کرنے پر بچی کے حقوق کو یقینی بنانے کیلئے علمائے کرام نے اس کی کچھ شرائط بھی ذکر کی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں :

1- بچی اور والد کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہو۔

2- بچی اور ہونے والے خاوند کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہو۔

3- باپ ایسے شخص سے بچی کی شادی نہ کرے جس کی وجہ سے بچی کو نقصان پہنچا بالکل واضح ہو، مثلاً: انتہائی بوڑھایا نفس کٹا انسان وغیرہ

4- ایسے مناسب شخص کے عقد میں دے جو حق مرد یعنی میں ٹال مٹول نہ کرے"

ماخوذاز: "محلہ المحدث الاسلامیہ" (257، 256/33)

واللہ اعلم.